نوائے انقلاب

از

سید غلام بھیک نیرنگ بی اے وکیل انبالہ

یعنی

وہ نظم جو آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں

بمقام خیرپور میرس (سندھ) ۲۸ دسمبر ۱۹۱۹ء کو

پڑھی گئی

[illegible] پرنٹنگ ورکس لاہور باہتمام [illegible] چھپی

بار اول . . . . (معرفت [illegible] اکیڈمی لاہور چھپی) . . . . قیمت

۷۸۶

نوائے انقلاب

بندِ اول

چل رہی ہے باغِ عالم میں صبائے انقلاب
آ رہی ہے پتّے پتّے سے صدائے انقلاب
انقلاب آئینِ ہستی ہے۔ نہیں اس سے مفر
چلتی رہتی ہے ہمیشہ آسیائے انقلاب
زیر و بم سے ہے مرکبِ زندگی کا زمزمہ
زیست کہتے ہیں جسے ہے اِک نوائے انقلاب

ذرّے ذرّے سے ہے آہنگِ تغیّر موجزن
سازِ ہستی سے نکلتی ہے صدائے انقلاب
ایک حالت پر نہیں ہے کارگاہِ ہست و بود
یعنی ہر ساعت نرالی ہے ادائے انقلاب
قطرہ گاہے بحر گاہے ابر گاہے برف ہے
کس قدر دلکش ہے حُسنِ عشوہ ہائے انقلاب
ذرّہ گاہے دشت گاہے کوہ گاہے قصر ہے
ہے سبق آموزِ ہمّت ارتقائے انقلاب
جب تلک ہستی ہے گردش سے بھی چھٹکارا نہیں
انتہائے زندگی ہے انتہائے انقلاب
گردشِ دوراں تنزل کا مرادف کیوں بنے؟
کیوں ترقی کو نہ سمجھیں مُدّعائے انقلاب؟
زندگی کا راز ہے سعیٔ مسلسل میں نہاں
اہلِ ہمّت کو نہیں ممکن دبائے انقلاب

باری باری ہوتے آئے ہیں سبھی زیر و زبر
تجکو دھوکے میں نہ ڈالے ابتلائے انقلاب

یاس تو جب ہو۔ اگر ساکن ہو دریائے حیات
مزرعِ اُمید مرداں ہے فضائے انقلاب

زندگی سیلِ رواں ٹھیری تو پھر کیسا سکون؟
قطرہ قطرہ ہے یہاں تو آشنائے انقلاب

دانہ کہتا ہے کہ مرکز سے اگر تم ہٹ گئے
پیس ہی ڈالیگی تُم کو آسیائے انقلاب

تیری کوشش پر مدارِ کار جب رکھا گیا
تو بنا بیٹھا ہے کیوں برگِ ہوائے انقلاب

خود بھی کچھ کرکے دکھا۔ گردش کی کٹ پُتلی نہ بن
جوہرِ تقلیب[1] پیدا کر بجائے انقلاب

منقلب گشتن خس و خاشاک راہم حاصل است
درخورِ اہلِ ہمم تدبیرِ کارِ مشکل است

[1] تقلیب پلٹ دینا ہے۔ اور انقلاب پلٹ جانا۔ فرق ظاہر ہے۔ ۱۲

بند دوم

مُدّتوں سے گو تنزل پر ہے اپنا احتشام
اِس کے یہ معنے نہیں۔ اب ہم نہیں جینے کا نام
بات مت سُننا کبھی پیغمبرانِ یاس کی
ہمتیں اُن کی شکستہ ہیں۔ خیال اُن کا ہے خام
وہ سمجھتے ہیں مرض ہے پیش خیمہ موت کا
انحطاطِ قوم ہے گویا دلیلِ انعدام
لغو ہے یہ قول۔ دُنیا میں ہے ہر دُکھ کی دوا
زخم ہے وہ کونسا جس کو نہیں ہے التیام
یہ تو یاروں نے ہمارے اِک بنا رکھی ہے بات
ہے ہمارے حوصلوں کا توڑنا اُن کا مرام
زہرِ اخلاقی ہے اِن اقوال میں۔ اُس سے بچو
تُم ہوئے بددل تو ہوگا درہم و برہم نظام
در ہیں اصلاح و ترقی کے قیامت تک کھلے
اور پھر ہم پر۔ کہ ہم ہیں اُمتِ خیرُالانام

اُس سے نسبت ہے ہمیں جس پر نبوّت ختم ہے
متصل ہے صبحِ محشر سے ہمارے دن کی شام
حق تو وہ شئے ہے کہ ہرگز ہو نہیں سکتا فنا
ہم ہیں اہلِ حق۔ بھلا پھر ہم کو اور مٹنے سے کام؟
مسلکِ حق ہے وہی توحید جس کا نام ہے
حشر تک توحید کو حاصل ہے عالم میں قیام
ہم ہیں زندہ۔ مَیں ہوں زندہ۔ جب تلک قائم ہے حق
مَیں ہوں حق پر۔ اور دوامِ حق ہے خود میرا دوام
تیغ زن اسلام کا پسپا کبھی ہوتا نہیں
جنگ کا انجام کچھ ہو۔ اُس کو ہے لڑنے سے کام
وہ جہاں ڈٹتا ہے۔ پھر پیچھے نہیں ہٹتا کبھی
کھینچکر شمشیرِ صولت۔ توڑ دیتا ہے نیام
زندگی بھی رزم کا میداں ہے انساں کے لئے
اس میں بھی تیغِ عمل سے لے اُسی جرأت سے کام

سعی اور اُمید کا دامن نہ چھوٹے ہاتھ سے
خواہ کچھ ہو۔ کاہلی لکھی نہ جائے تیرے نام
تیرا ذمہ سعی تک کا ہے۔ نتائج کا نہیں
فرض ہی تیرا ہے اتنا۔ کام سے رکھ اپنے کام
لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی بُرہانِ ماست
شیوۂ عزم[1] و توکل داخلِ ایمانِ ماست

بندِ سوم

ہم نے یہ مانا کہ منظر ہے نہایت دل شکن
ہم نے یہ مانا کہ ہے نذرِ خزاں اپنا چمن
مشربِ امید میں افسردگی جائز نہیں
کیا عجب ہے لوٹ آئے پھر وہی عیشِ کُہن
آج پت جھڑ ہے تو ہو۔ کل پھر بہار آنے کو ہے
سبزہ و گل پھر وہی ہونگے۔ وہی سرو و سمن

[1] وَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ (الآیۃ) ۱۲

شاہدِ ہستی کی ہو جائے گی پھر کایا پلٹ
پھر وہی اگلی سی رعنائی - وہی اس کی پھبن
سختیاں گر تجھکو پیش آئیں تو ہرگز غم نہ کھا
چاند سورج کو بھی آخر لگ ہی جاتا ہے گہن
کام مردوں کا نہیں مشکل میں ہمّت ہارنا
ہے ہنسی اس میں جگت کی اور اپنا ہے مرن
پائے استقلال طے کر لے گا آخر راہ کو
کیسی ہی ٹیڑھی ہو گھاٹی - کیسی ہی منزل کٹھن
کوہ کی رگ رگ سے جوئے شیر بہ نکلے - اگر
ہاتھ میں تیشہ ہو - اور دل میں ہو عزمِ کوہکن
درد پیدا کر - اگر بننا ہے رہبر قوم کا
سوزِ دل ہے شرط - اگر بننا ہے شمعِ انجمن
بات میں تاثیر تب ہو - درد جب پہلو میں ہو
سوز ہو پیدا سخن میں - ہو اگر دل میں جلن

ہم کو جب تک حس نہ ہو۔ سُود و زیاں، کُچھ بھی نہیں
ہمپہ ہو غمخوار نالاں۔ یا ہو دُشمنِ خندہ زن
ذلّت قومی کا بھی احساس کُچھ پیدا کرو
اپنے اپنے حال میں کب تک رہو گے تم مگن
اس زمانے میں نئی تعلیم سے چارہ نہیں
چاہیئے سکّہ وہی۔ دُنیا میں ہے جس کا چلن
ہو عجب انداز سے آرائشِ لیلائے علم
ایشیائی ہو متانت۔ اور فرنگی بانکپن
ذوق ہو یُورپ کا۔ اور اخلاق ہو اسلام کا
مشرقی ہو تربیت۔ اور مغربی ہوں علم و فن
ایک ہی گُل میں ہو سامان نشاطِ چشم و رُوح
رنگ تعلیمِ جدید و بُوئے تہذیبِ کہن
عقل تو از علم حاضر جام صہبائے کشد
جانِ تو از کوثرِ اسلام مینائے کشد
نیرنگ

مرغوب ایجنسی لاہور سے ہر قسم کی کتابیں
مل سکتی ہیں